



قُلْ هُوَ رَبُّ سُبْحَانَ

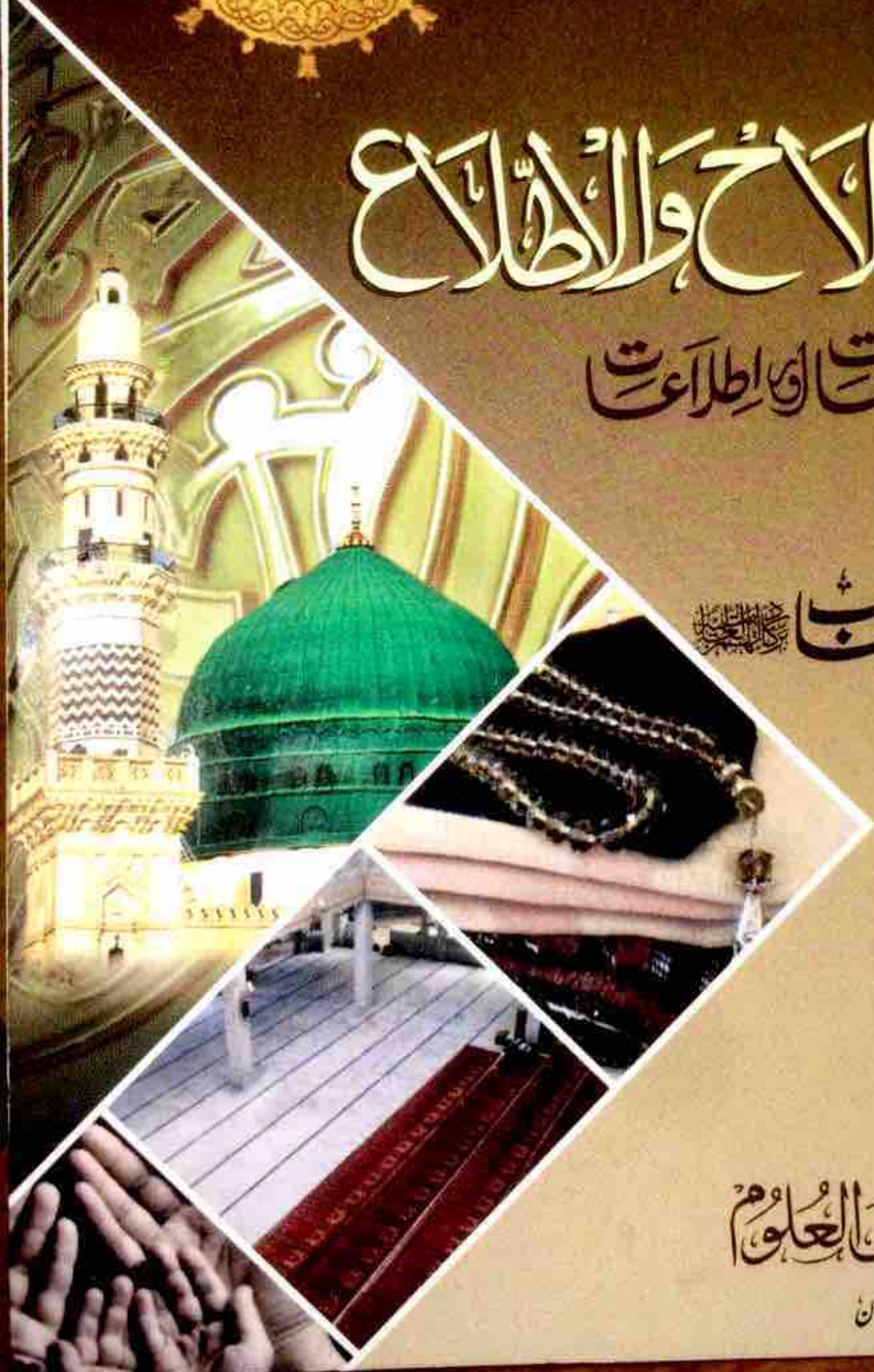
أَحْسِنُ الْأَصْلَاحَ وَالْإِطْلَاعَ

حَسَنِي صَلَاحَاتِي وَإِطْلَاعَاتِي

شيخ الحدیث القزینی
مولانا مفتی محمد زوی خان صاحب

الجامعۃ العلمیۃ بحسین، العلویہ

گھشن اقبال بلاک نمبر ۴ کوچی پاکستان



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جملہ حقوق بحق جامعہ عربیہ احسن العلوم

محفوظ ہیں

احسن الاصلاح والاطلاع

کتاب کا نام

شیخ الحدیث والنفسیر مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحب

افادات

محمد ہمایوں مغل

مرتب

پروفیسر مولانا منزل حسن صاحب

تصحیح و پروف ریڈنگ

اراکین دارالتصنیف

کتاب کی تیاری میں حتی الامکان کوشش کی گئی ہے کہ آیت، حدیث و فقہی عبارات میں غلطی واقع نہ ہو، پھر بھی اگر کہیں قارئین کو کمی محسوس ہو تو ادارے کو مطلع فرمائیں ادارہ شکر گزار رہے گا۔

احسن الاصلاح والاطلاع

احسنی اصلاحات اور اطلاعات



شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحب

بانی ورئیس الجامعۃ العربیۃ احسن العلوم

فہرست مضامین

- ۷ (۱) قل ہذہ سبیلی
- شیخ الحدیث والتفسیر مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحب
- ۱۹ - (۲) عرض مرتب محمد ہمایوں مغل
- ۲۲ (۳) تسبیحات صرف دائیں ہاتھ سے پڑھنا سنت ہے
- ۲۳ (۴) جمعہ کے دن تدفین
- ۲۶ (۵) اذان کا ادب واحترام
- ۲۸ (۶) قمیص کی بٹن پٹی کا سنت طریقہ
- ۳۰ (۷) فرائض کے بعد تسبیحات یا سنت مؤکدہ
- (۸) سر ڈھک کر رکھنا اصل سنت طریقہ ہے چاہے نماز ہو یا

- ۳۲ نماز کے باہر
- (۹) جناب نبی کریم ﷺ کی احادیث کے مطابق رات کی
- ۳۴ آخری نماز وتر ہے۔
- ۳۶ (۱۰) شوال کے 6 روزے مکروہ ہیں
- ۳۹ (۱۱) جمعۃ المبارک کی فجر کی نماز کی سنت قرأت
- ۴۰ (۱۲) مسجد میں نماز جنازہ کی ادائیگی کا مسئلہ
- ۴۴ (۱۳) تعزیت کی دعا اور دعا بعد تدفین
- ۴۶ (۱۴) ٹخنے ننگے رکھنے کا حکم
- (۱۵) دعا یا کوئی بھی ورد و وظیفہ درود شریف سے نہیں اللہ
- ۴۸ تعالیٰ کی حمد و ثنا سے شروع کرنا چاہئے
- ۵۰ (۱۶) مسجد میں اعلان گمشدگی کرنے کا مسئلہ
- ۵۳ (۱۷) انگوٹھی یا گھڑی بائیں ہاتھ میں پہننا چاہئے

(۱۸) مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھے ہوئے لوگوں کو سلام

۵۴

کرنے کا مسئلہ

۵۶

(۱۹) مسجد کو گزرگاہ نہ بنائیں

۵۸

(۲۰) مغرب کی نماز اور اذان میں وقفہ منع ہے

۶۰

(۲۱) سفر عمرہ پر افضل عمرہ، عمرہ تنعیم (مسجد عائشہ) ہے

۶۲

(۲۲) فقہ حنفی میں نوافل کی جماعت منع ہے

۶۴

(۲۳) مَر دُوں کے لئے ہرے کپڑے کا استعمال منع ہے

”قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي“

شیخ الحدیث والتفسیر مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحب مدظلہ

الحمد لله رب العالمين و صلى الله وسلم على

رسوله المصطفى و نبيه المجتبي و امينه على

وحي السماء و على آله النجباء و اصحابه الاتقياء

افضل الخلائق بعد الانبياء اما بعد

عرصہ دراز سے بعض مسائل کی طرف از روئے

شرع شریف کچھ توجہ ہوتی رہی الحمد للہ علی ذالک۔ کتب دینی

خواہ وہ تفاسیر ہوں یا احادیث یا شروح احادیث، فقہ ہو یا اصول جب اُن کے زیر نور اور تحت البرکات مراجعت کی تو کچھ مسائل میں اصلاح اور اطلاع کی ضرورت محسوس ہوئی۔ وقتاً فوقتاً جامع مسجد احسن کے منبر و محراب سے بھی وضاحت کرتا رہا۔

”بشنو دیا نشو دمن ہائے ہوائے می کنم“

درس تفسیر و حدیث وغیرہ میں میں بھی خواہ جامعہ عربیہ احسن العلوم میں ہو یا دیگر مخلصین و کرم فرماؤں کی دعوت ہائے دین جیسے ختم بخاری وغیرہ کی تقریبات ہوں مناسب مواقع پر ان مسائل کی وضاحت کرتا رہا۔

عزیزم محمد ہمایوں مغل احسنی نے جو ”ماہنامہ

الاحسن“ کے نائب مدیر ہیں اُن کو تحریری رنگ دیا اور حضرات

نمازی اور دیگر قدر شناسوں کے لئے بڑے بڑے کتبے
(Penaflex) جو جامع مسجد احسن کے داخلہ کے سامنے
دیوار پر آویزاں ہیں، جنہیں ہر خاص و عام ہر وقت پڑھ سکتا
ہے تاکہ خیر عام اور خیر وصلاح کے موطن سرسبز و شاداب
ہوں اور جو اصلاح حال کرنا چاہے انہیں علم و دلیل کی روشنی
میلے ہو۔

جن مخلصین علماء کرام عزیز طلباء اور دیگر مخلصین
نے خواہش ظاہر فرمائی کہ ایک مختصر پمفلٹ یا چھوٹے
رسالے اور جیبی کتاب کی شکل میں ہو تو اسے آگے بڑھانے
میں آسانی ہوگی۔

یہ مسائل مختصر ادرج ذیل ہیں مثلاً

(۱) مسجد میں سنت طریقے سے داخلے کے لئے

بائیں پاؤں سے جوتا اتارے اور وہ زمین پر رکھیں اور پھر دائیں پاؤں سے جوتا اتاریں اور دایاں پاؤں مسجد میں داخل کر کے ”اللہم افتح لی ابواب رحمتک“ کی دعا پڑھ لیں۔ پہلے بائیں سے اتارنا پھر دائیں سے یہ اتنا اہم مسئلہ ہے کہ امام بخاری نے کتاب اللباس میں اس پر باب قائم فرمایا ہے، (دیکھئے بخاری ج ۲ ص ۸۷۰)۔

(۲) مسجد میں داخل ہونے کے بعد ادھر ادھر بیٹھنے کے بجائے صفوں کی شکل میں بیٹھا جائے اور یہ فقہ اور کتب احادیث کا متفق موقف ہے۔ صفوں پر مشتمل تمام کتب فقہ و آثار میں مسئلہ مفصل موجود ہے، اس کی یہ بھی دلیل ہے کہ فقہاء نے لکھا کہ جماعت سے پہلے جو جماعت کے انتظار میں بیٹھے ہوتے ہیں آنے والے ان کو سلام نہ کریں

اگر کسی نے غلطی سے کربھی لیا تو جواب نہ دیں۔ اس سے پتہ چلا کہ بعض لوگ صفوف میں بیٹھے لوگوں کو سلام کرتے ہیں یا آئمہ امامت کرنے کے لئے آتے ہیں تو نماز کے انتظار میں بیٹھے ہوئے لوگوں کو سلام کرتے ہیں یہ غلط ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم صفحہ ۳۳۵ اور ۳۲۵، مرقات شرح

مشکوٰۃ ج ۸ ص ۴۳۲، لمعات شرح مشکوٰۃ)

اس کے اہتمام سے یہ بھی پتہ چلا کہ نماز باجماعت سے پہلے لوگ صفیں بنانے کے پابند ہیں ادھر ادھر بیٹھنا خلاف سنت و فقہ ہے احتیاط فرمائی جائے۔

(۳) نماز سے پہلے نمازی حضرات ہاتھ نہ باندھیں

اللہ اکبر کر کے جب نیت باندھی جائے تو دایاں ہاتھ بائیں پر باندھیں نماز کے شروع میں اور تکبیر تحریمہ سے پہلے جو بعض

لوگ ہاتھ باندھتے ہیں یہ درست نہیں ہے، اس وقت ارسال الیدین سنت ہے نہ کہ وضع الیدین ہے۔ لہذا عام و خاص کو منع کیا کہ تکبیر تحریمہ سے پہلے ہاتھ نہ باندھے جائیں بلکہ کھلے چھوڑ دیئے جائیں۔

(۴) ہاتھ باندھتے وقت حدیث و فقہ کے مطابق نشر

الاصابع (انگلیاں کھولنا) ہے نہ بہت زیادہ کھولنا ہے جس کو تفریح کہتے ہیں یہ حالت رکوع ہے اور نہ انگلیاں بالکل بند کرنی ہیں جس کو انضمام کہتے ہیں یہ حالت سجدہ ہے۔ بوقت تحریمہ انگلیاں معمولی تفاوت کے ساتھ چھوڑ دی جائیں اور ہاتھوں کے انگوٹھے کانوں کے نرموں کی سیدھ میں یا ان کے ساتھ مس کئے جائیں یا درکھیں یہ فقہ حنفی کا متفق مسئلہ ہے۔

(طحطاوی علی المراتی و دیگر معتبرات)

(۵) بعض لوگ نماز شروع کرتے وقت ہاتھ نیچے اٹھاتے ہیں، بعض بیچ میں اور بعض بہت اوپر تک اٹھاتے ہیں، یہ خلاف المذہب لوگوں کی خصلت ہے امام اعظم رحمہ اللہ کی فقہ اور فتاویٰ میں ایک جیسی کیفیت ہے۔

رہدایہ مع شروحا المعتمرا (۵)

(۶) اللہ اکبر کرتے وقت تکبیر تحریمہ کرتے وقت سر قبلہ کی سیدھ میں ہو جھکانا منع اور مکروہ ہے۔

(الدر المختار مع در المختار ج ۱ ص ۳۱۹)

دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر باندھیں اور انگوٹھے اور چھنگلی (چھوٹی انگلی) کا حلقہ باندھا جائے اور تینوں انگلیاں دائیں ہاتھ کی بائیں ہاتھ پر آجائیں اور بائیں ہاتھ کا تلوہ مع انگلیوں کے دائیں ہاتھ کے نیچے ہو جائے اس

طرح ہاتھ باندھنے سے خود ہی تحت السرة ناف کے نیچے
باندھی جائے۔

ضروری وضاحت

یہ کیفیات مرد کے لئے ہیں خواتین کے لئے نہیں
بلکہ وہ ہاتھ کندھوں تک اٹھائیں اور ہاتھ سینے پر باندھیں
خواتین کا ناف یا ناف کے نیچے باندھنا مناسب ہے باقی
تفصیل فقہ کی ابتدائی کتب میں موجود ہیں۔

(۷) جن سنتوں کے بعد سنت مؤکدہ ہیں جیسے ظہر
کے چار فرضوں کے بعد دو رکعات، مغرب کے تین فرضوں
کے بعد ۲ رکعات یا عشاء کے چار فرضوں کے بعد دو رکعات
یہ سنن مؤکدہ کہلاتی ہیں اس کی تاکید بہت زیادہ ہے اس
لئے فرض نماز سے فارغ ہو کر بمقدار اللهم انت السلام کما

روت عائشہ رضی اللہ عنہا فی صحیح مسلم، اور سنتوں کے لئے کھڑے ہو جائیں یعنی تسبیحات یا آیت الکرسی یا استغفار وغیرہ اور رات کا قیام سنن مؤکدہ کے بعد پڑھی جائیں ورنہ سنت کا ثواب جاتا رہے گا۔

فرضوں کے بعد تسبیحات کے لئے بیٹھنا اور سنتیں

مؤخر کرنا شدید منع ہے اور ناموزون حرکت ہے بعض لوگوں کو

نور الايضاح وغیرہ کی عبارت ”وعن شمس الائمة

الحلوانی لا بأس بقراءة“ اور اد سے مغالطہ ہوتا ہے

كلمة لا بأس تستعمل خلاف الاولى“ اس کا

مطلب یہی ہے کہ یہ ناپسندیدہ کام ہے۔

(فتح القدير شرح ہدایہ، البحر الرائق، النہر الفائق، تبیین

الحقائق شرح کنز الدقائق)

اس مسئلہ کی تفصیل منسلکہ تحریر میں موجود ہے جن نمازوں کے بعد سنن موکدہ کا شغل نہیں جیسے فجر اور عصر بے شک یہ اور ادو تسبیحات پورا کرنا بہتر ہے۔

(۸) جب اذان شروع ہو جائے تو بیت الخلاء نہ جایا جائے بلکہ بیت الخلاء جانے والا کام اذان سے دس پندرہ منٹ پہلے یا اذان کے پانچ منٹ بعد کیا جائے اذان کو توجہ سے سننا اور مقدس کلمات کا جواب دینا مقدس ماحول میں ہی مناسب ہے۔

(۹) جب بھی دعا ہو تو شروع الحمد للہ سے کی جائے، درود شریف سے دعا شروع کرنا خلاف سنت ہے اور نامناسب کام ہے۔ صحیح حدیث میں ہے
 ”اذا دعا احدکم فليبدء بتحميد الله وثناء عليه ثم يصلي على النبي ﷺ ثم اليدعوا ماشاء“

(عمل الیوم واللیل لابن سنی ترمذی شریف جلد ۲ الدعوات
الکبیر میں ایسے شخص کو عجلت باز کہا گیا ہے)

اس سے پتہ چلا کہ یہ کہنا یا لکھنا کہ اول و آخر
درود شریف پڑھا جائے کسی بھی نیک عمل کی ابتداء اللہ تعالیٰ
کی حمد و ثنا سے ہے نہ کہ درود شریف سے درود شریف سے دعا
درس یا بیان یا کوئی عمل شروع کرنا خلاف سنت اور انتہائی
نامناسب ہے۔

(۱۰) جن نمازوں کے بعد تسبیحات ۳۳، ۳۳، ۳۳ یا
آیت الکرسی یا استغفار ہے جس طرح یہ کام پوری نماز سے
فراغت پر ہے اسی طرح تسبیحات کی گنتی دائیں ہاتھ کے
پوروں سے ہے نہ کہ بائیں ہاتھ سے، نہ تسبیح کے دانوں سے
بلکہ یہ گنتی دائیں ہاتھ کے پوروں سے یہ بھی فقہ اور شروح
حدیث کا اجماعی موقف ہے۔

تفصیلات کے لئے (ابوداؤد ج ۱ ص ۲۱۰، مرقاة شرح مشکوٰۃ ج ۵ ص ۳۶۳، طحاوی علی المراقی ص ۱۷۲، تاملہ مجمع بحار الانوار جلد ۵ ص ۲۸۹)

محترم ہمایوں مغل سلمہ نے ان تمام مسائل اور ان جیسے دوسرے ضروری مسائل جن پر توجہ کم کی جا رہی ہے حالانکہ وہ انتہائی اہم ہیں کو تفصیل سے منصہ شہود پر لانے کے لئے ایک نمائندہ تحریر جمع فرمائی ہے۔ اس لئے یہ مختصر تعارف یا مقدمہ مشتے از خروارے کے طور پر ملاحظہ فرمایا جائے۔

تلك عشرة كاملة

ممکن ہے اس قسم کے دیگر مسائل اور اصلاحات جس پر وقتاً فوقتاً تنبیہ کی جاتی ہے جیسے قمیص کی بٹن پٹی دایاں بائیں پر یا مسجد کا مرور وغیرہ بھی منسلکہ تحریر میں تفصیل کے ساتھ باحوالہ مل جائیں گے۔

عقوبت و عتاب

محمد ہمایوں مغل

وَمَا آتَيْنَاكَمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ
فَانْتَهُوا (سورہ حشر)

من تمسک بسنتی عند فساد امتی فله اجر
مائة شهيد (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۳۰)

اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا

کہ جو احکامات تمہارے رسول تم تک لے کر آئے ہیں ان کو
مضبوطی سے تمام لو اور جن سے تمہیں منع کر رہے ہیں ان کو
ترک کر دو۔ یعنی جو اعمال جناب نبی کریم ﷺ کے بتائے
ہوئے طریقوں کے خلاف ہیں وہ بدعات ہوئے اور ان کا

دین سے کوئی تعلق نہیں ہوا۔ ان میں بے شمار ایسے اعمال اور افعال ہیں جو مسلمانوں میں رہے لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان پر عمل ختم ہو گیا یا پھر لوگوں نے ان کے بدلے ایسے اعمال و افعال اختیار کر لئے جن کا شریعتِ مطہرہ اور سنتِ نبوی ﷺ سے دور دور کوئی تعلق نہیں تھا۔

انہی اعمال میں کچھ ایسے بھی تھے جنہیں دین کے بڑے ائمہ نے اپنے علم و تحقیق کی روشنی میں جانچنے کے بعد ان سے منع فرما دیا یا پھر انہیں مکروہ قرار دے دیا۔

انہی اعمال میں کچھ ایسی سنتیں بھی شامل ہیں جو شریعتِ محمدی سے لاعلمی کی وجہ سے ترک کر دی گئیں اور ان پر عمل ختم ہو گیا۔

اسی پیرائے میں جنابِ نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد ابد نشان ہے کہ جس نے میری ایسی سنت کو زندہ کیا جو کہ فساد

کی نذر ہو گئی تھی یا میرے بعد ختم ہو گئی تھی تو اس کو سو (۱۰۰) شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

میرے شیخ و محسن، شیخی و استاذی، سیدی و سندی، فخری و فخری شیخ الحدیث و التفسیر حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحب دامت برکاتہم بانی و مہتمم جامعہ عربیہ احسن العلوم گلشن اقبال کراچی جو کہ سنت بنوی ﷺ کے سخت عامل اور محافظ ہیں نے کبھی بھی کسی بھی موقع پر سنت کے خلاف اعمال پر سمجھوتہ نہیں کیا اور کڑی محنت اور کاوش اور مدلل تحقیقات کے بعد ایسے بہت سارے اعمال پر توجہ ڈالی اور ان کی صحیح سمت اور صحیح راہ لوگوں کو دکھائی۔

ذیل میں ہم نے ان میں سے اکثر مسائل کو تمام

حوالہ جات کے ساتھ درج کیا ہے تاکہ اس کا استفادہ عام ہو

جائے اور عوام الناس تک ان کی رسائی ممکن ہو جائے۔

تسبیحات صرف دائیں ہاتھ سے پڑھنا سنت ہے

وہ فرائض جن کے بعد تسبیحات پڑھی جاتی ہیں جیسے فجر اور عصر کی نماز، ان دونوں نمازوں کے بعد پڑھی جانے والی تسبیحات صرف دائیں ہاتھ سے پڑھنی چاہئے بائیں ہاتھ سے بغیر کسی عذر کے پڑھنا خلاف سنت ہے۔ اس کے علاوہ بھی تسبیحات جب بھی اور جس موقع پر بھی پڑھنا ہو تو

دائیں ہاتھ کا استعمال زیادہ ثواب اور سنت کی پیروی کا باعث ہے اور اسی میں اجر و ثواب زیادہ ہے۔

(۱) الادب المفرد للامام البخاری ص ۹۲۲ (دار ابن کثیر)

(۲) سنن ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب التسبیح بالخصی

ج ۱ ص ۲۲۰ (مکتبہ رحمانیہ)

(۳) طحاوی علی المراتی ص ۱۷۲

(۴) مرقات شرح مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۶۳

(۵) تکملہ مجمع بحار الانوار ج ۵ ص ۵۸۷

جمعہ کے دن تدفین

جمعہ کے دن اگر میت ہو جائے اور یہ ممکن ہو کہ تدفین جمعہ کی نماز سے پہلے ہو سکتی ہے تو نماز جمعہ تک اس وجہ سے تاخیر کرنا کہ نمازیوں کی تعداد زیادہ ہوگی خلاف شرع اور مکروہ ہے۔

بہت مبارک ہے کہ مردے کو جمعہ کی گھڑی قبر کے اندر میسر آجائے، مرنے کے بعد مردے کے ساتھ احسان یہ ہے کہ اس کی تدفین جتنا جلدی ہو سکے کر دی جائے

لوگوں کی وجہ سے رُکے رہنا بے دینی ہے۔

(۱) فتاویٰ شام ج ۳ ص ۱۶۰

(۲) النہر الفائق ج ۱ ص ۴۰۰

(۳) تبیین الحقائق ج ۱ ص ۲۲۲

(۴) الفقہ الاسلامی وادلہ ج ۲ ص ۱۵۴۴

(۵) طحاوی علی المراقی ص ۶۰۴

(۶) البحر الرائق ج ۲ ص ۳۳۵

(۷) فتاویٰ محمودیہ ج ۸ ص ۵۸۳

(۸) فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جز ۵ ص ۱۸۷

ہے جو کہ گناہ کا باعث ہو سکتا ہے۔

(۱) فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۵۵، ۵۷

(۲) فتح القدرین ج ۱ ص ۲۱۷

(۳) بدائع الصنائع ج ۱ ص ۱۵۵

(۴) البحر الرائق ج ۱ ص ۴۵۰

(۵) فتاویٰ شامی کتاب الصلوٰۃ باب الاذان

(۶) طحطاوی علی المراقی الفلاح ص ۲۰۴ تا ۲۰۲

(۷) التجنیس والمزید ج ۱ ص ۳۸۹

(۸) شرح العینی ج ۱ ص ۴۷

اذان کا ادب و احترام

جس وقت اذان شروع ہو جائے تو توجہ سے

اذان سننے اور اس کے جواب دینے کے علاوہ کوئی دوسرا کام

کرنا نامناسب ہے۔ صرف توجہ سے اذان سنی جائے اور اس

کا جواب دیا جائے، دوران اذان وضو کے لئے یا بیت الخلاء

جانا یا اور کسی ایسے کام میں مشغول ہونا جس سے اذان کے

جواب دینے میں خلل واقع ہو یا باتوں میں مشغول رہنا

خلاف شرع ہے اور اذان کی بے حرمتی و بے ادبی کا موجب

قمیص کی بٹن پٹی کا

سنت طریقہ

قمیص کے گریبان کی بٹن پٹی دائیں طرف ہونی چاہئے یعنی قمیص کے بٹن اس طرح بند ہوں کہ دائیں پٹی بائیں پٹی کے اوپر آجائے جیسے کہ نماز میں ہاتھ باندھے جاتے ہیں۔

(۱) ہدایہ ج ۱ ص ۱۶۱، فصل فی التکفین

(۲) البنایہ فی شرح الہدایہ ج ۲ ص ۹۷۱

- (۳) محیطُ ہانی ج ۳ ص ۳۰۱ (۱۲ جلد والی)
- (۴) الجوہرۃ النیرۃ علی مختصر القدوری ص ۱۲۷
- (۵) تبیین الحقائق ج ۱ ص ۲۳۸
- (۶) فتاویٰ شام ج ۱ ص ۱۱۶ (رشیدیہ)
- (۷) الفقہ الاسلامی وادلتہ ج ۲ ص ۱۵۰ (رشیدیہ)
- (۸) مجمع الانہر شرح ملتقى الابحر ج ۱ ص ۲۶۷
- (۹) شرح العینی علی کنز الدقائق ج ۱ ص ۱۰۹
- (۱۰) البحر الذخائر ج ۳ ص ۱۰۸
- (۱۱) الانصاف ج ۲ ص ۵۱۲

فرائض کے بعد تسبیحات یا

سنت مؤکدہ

جن فرض نمازوں کے بعد سنت مؤکدہ ہوں

جیسے ظہر کے فرائض کے بعد کی دو سنتیں، مغرب کے فرائض

کے بعد کی دو سنتیں اور عشاء کے فرائض کے بعد کی دو سنتیں۔

ان فرائض کے بعد بیٹھ کر تسبیحات پڑھنا خلاف

سنت عمل ہے کیونکہ تسبیحات پڑھنا مستحب ہے اور مستحب کو

سنت پر ترجیح نہیں دی جاسکتی۔

صرف مختصر دعا کے بعد فوراً سنتیں ادا کی جائیں

اگر سنتوں کو اوراد و وظائف کی وجہ سے مؤخر کیا گیا تو سنت کا کوئی ثواب نہیں ملے گا۔

(۱) فتاویٰ شامی ج ۱ ص ۴۵۷

(۲) فتح القدر ج ۱ ص ۴۳۹، ۴۴۰

(۳) مراقی الفلاح ص ۵۷

(۴) امداد الفتاح ص ۳۵۶

(۵) معارف السنن ج ۳ ص ۱۱۸، ۱۱۹

(۶) طحاوی علی المراقی الفلاح ص ۱۷۰

سر ڈھک کر رکھنا اصل سنت طریقہ ہے چاہے نماز ہو یا نماز کے باہر

ٹوپی پہننا سنت طریقہ ہے اور خاص طور پر نماز میں ننگے سر ہونا خلاف سنت اور مکروہ ہے (مکروہ سے مراد یہ ہے کہ ننگے سر پڑھی جانے والی نماز کا کوئی ثواب پڑھنے والے کو نہیں ملے گا) ٹوپی چاہے اپنی ہو یا مسجد کی سر ڈھلکانا اصل سنت ہے۔

جناب نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، محدثین، مجتہدین، مفسرین، فقہاء کرام اور اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کبھی بھی سوائے حالت احرام کے ننگے سر نہیں دیکھے

گئے ہیں۔

جالتِ نماز کے علاوہ بھی مرد اور عورت دونوں

کے لئے ضروری ہے کہ اُن کا سر ڈھکا رہے۔

(۱) مجمع الزوائد ج ۵ ص ۱۲۱

(۲) در مختار ج ۱ ص ۶۴۱

(۳) کنز العمال ج ۷ ص ۱۲۱

(۴) ترمذی ج ۱ ص ۲۹۴

(۵) طحاوی علی المرقی فصل فی المکتر وہات ص ۳۵۹

(۶) فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۶

(۷) تلخیص ابلیس ص ۳۷۳

(۸) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۸ ص ۲۱۲

جنابِ نبی کریم ﷺ کی احادیث کے مطابق رات کی آخری نماز وتر ہے

وتر رات کی آخری نماز ہے، نوافل جتنے بھی ہیں وہ وتر سے پہلے ہیں وٹروں کے بعد نفل پڑھنا خلافِ اولیٰ ہے اور جنابِ نبی کریم ﷺ کے قول کی خلاف ورزی ہے، ”اجعلوا اخر صلوتکم باللیل و ترا“، کسی بھی حنفی فقہ کی کتاب میں وتر کے بعد نوافل منقول نہیں ہیں، جہاں حدیث میں اُن کا ذکر آیا ہے وہاں اُن دو رکعات سے مراد فجر کی سنتیں ہیں، امام بخاری رحمہ اللہ کی بھی یہی رائے ہے۔

اس کی مزید تفصیل حضرت شیخ الحدیث حضرت مفتی صاحب
کے رسالے ”احسن العطر“ میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) بخاری شریف ج ۱ ص ۱۳۵، ۱۳۶

(۲) فتح القدر ج ۱ ص ۳۸۲

(۳) مرقاة شرح مشکوٰۃ ج ۳ ص ۳۵۴، ۳۵۵

(۴) لمعات شرح مشکوٰۃ ج ۴ ص ۹۰

(۵) بذل المجہود ج ۲ ص ۲۹۵

(۶) مصنف عبدالرزاق ج ۳ ص ۳۱

(۷) نصب الراية ج ۲ ص ۱۳۷

(۸) فتح الباری ج ۳ ص ۱۷

شوال کے 6 روزے

مکروہ ہیں

دین اسلام کے دو بڑے امام، امام اعظم امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام مدینہ امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک شوال کے ۶ روزے مکروہ ہیں، امام مالک نے تو ان روزوں کو بدعت کہا ہے اور علماء کو تنبیہ کی ہے کہ لوگوں کو ان روزوں کو رکھنے سے روکیں۔ فقہ حنفی کی تمام بڑی کتب میں شوال کے ۶ روزے مکروہ لکھے گئے ہیں۔ مزید تفصیل حضرت الشیخ حضرت مفتی صاحب مدظلہ کے مفصل و محقق رسالے ”احسن المقال“ میں ملاحظہ فرمائیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بخاری شریف میں تمام روزوں کا بالتفصیل ذکر فرمایا ہے،

لیکن سوال کے چھ روزوں کا کوئی بھی تذکرہ پوری بخاری شریف میں کہیں نہیں کیا۔

(۱) مؤطا امام مالک ص ۲۵۶ (۲) مرقاة ج ۲ ص ۵۴۴

(۳) معارف السنن ج ۵ ص ۴۴۳

(۴) المیزان الکبریٰ ج ۲ ص ۲۷

(۵) شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۶۹

(۶) اعلیٰ السنن ج ۹ ص ۱۵۳

(۷) اوجز المسالک ج ۵ ص ۱۷۳

(۸) فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۱

(۹) قاضی خان علی الہندیہ ج ۱ ص ۲۰۶

(۱۰) البحر الرائق ج ۲ ص ۴۵۱

(۱۱) المنسوی شرح المؤطا ص ۳۰۸

- (۱۲) فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۲ ص ۳۸۸
- (۱۳) المغنی لابن قدامہ ج ۳ ص ۱۱۲
- (۱۴) جامع الرموز ج ۱ ص ۳۷۲
- (۱۵) الافصاح ج ۱ ص ۲۵۲ (۱۶) فتح القدر ج ۱ ص ۳۸۲
- (۱۷) المجموع شرح مہذب ج ۲ ص ۳۷۹
- (۱۸) تبیین الحقائق ج ۱ ص ۳۳۲
- (۱۹) رسائل الارکان ص ۲۲۶ (۲۰) تحریر الاقوال ص ۳۱
- (۲۱) الموسوعۃ الفقہیۃ ج ۲۸ ص ۹۲ (طبع چمن کوئٹہ)
- (۲۲) الاعتصام ص ۳۲۶ (بیروت)
- (۲۳) طحاوی علی الدر ج ۱ ص ۴۷۰
- (۲۴) المحیط البرہانی ج ۲ ص ۵۶۸

جمعہ کی فجر کی نماز کی سنت قرأت

جمعہ کے دن نمازِ فجر (فرائض) کی پہلی رکعت

میں سورۃ الم سجدہ اور دوسری رکعت میں سورۃ دہر مداومت

کے ساتھ (یعنی ہمیشہ) پڑھنا سنت طریقہ ہے۔ آئمہ کرام کو

چاہئے کہ ہمیشہ ان سورتوں کی قرأت کا اہتمام کریں۔

(۱) بخاری ج ۱ ص ۱۲۲

(۲) بخاری ج ۱ ص ۱۲۶

(۳) نصب الراية ج ۲ ص ۶

(۴) معجم الصغیر ج ۲ ص ۸۰، ۸۱

(۵) کنز العمال ج ۸ ص ۸۴

مسجد میں جنازہ پڑھنے کا مسئلہ

مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ جس نے مسجد میں جنازے کی نماز پڑھی اسے کچھ بھی نہیں ملے گا۔ ”من صل علی الجنازة فی المسجد فلا شئی له“ آنحضرت ﷺ سے مسجد میں جنازہ پڑھنا ثابت نہیں ہے آپ ﷺ نے اس کے لئے مسجد سے باہر ایک چبوترہ بنوایا تھا جہاں جنازے کی نماز ادا کی جاتی تھی۔

چاہے امام مسجد میں ہو اور جنازہ باہر، کچھ نمازی

مسجد میں ہوں اور کچھ باہر، یا امام مسجد سے باہر ہو کچھ نمازیوں کے ساتھ اور کچھ نمازی مسجد میں ہوں کسی بھی صورت میں مسجد میں نمازِ جنازہ ادا کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

(۱) بخاری شریف ج ۱ ص ۱۷۷ (۲) ابوداؤد ج ۲ ص ۱۰۱

(۳) سنن ابن ماجہ ص ۱۱۰ (۴) سنن ترمذی ج ۱ ص ۱۲۳

(۴) مسلم شریف ج ۱ ص ۳۱۲، ۳۱۳

(۴) مصنف عبدالرزاق ج ۳ ص ۵۲۷

(۵) شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۲۸۶

(۶) العرف الشذی ص ۳۸۳

(۷) فیض الباری ج ۲ ص ۲۷۱ تا ۲۷۳

(۸) مؤطا امام مالک حاشیہ ۲ ص ۲۱۱

(۹) اوجز المسالک ج ۲ ص ۴۵۹

- (۱۰) فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۵
- (۱۱) موسوعۃ الفقہیۃ ج ۱۶ ص ۳۵
- (۱۲) النہر الفائق ج ۱ ص ۳۹۶
- (۱۳) تبیین الحقائق ج ۱ ص ۲۴۲
- (۱۴) مجمع الانہر فی شرح ملتقی الا بحر ج ۱ ص ۲۷۲
- (۱۵) حاشیہ قاضی خان فتاویٰ سراجیہ ج ۱ ص ۱۳۹
- (۱۶) فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۳ ص ۸۷
- (۱۷) فتاویٰ رشیدیہ ص ۴۳۰
- (۱۸) احسن الفتاویٰ ج ۴ ص ۴۴۴
- (۱۹) فتاویٰ رحیمیہ ج ۷ ص ۳۹
- (۲۰) فتاویٰ حقانیہ ج ۳ ص ۴۴۲
- (۲۱) فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۵ ص ۶۱۲ اور ۲۱۴

- (۲۲) فتاویٰ مفتی محمود ج ۳ ص ۶۹ اور ۷۲
- (۲۳) آپ کے مسائل اور ان کا حل ج ۲ ص ۳۸۲
- (۲۴) فتح القدر ج ۲ ص ۹۰
- (۲۵) محیط برہانی ج ۲ ص ۳۳۷
- (۲۶) خلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۲۲۷
- (۲۷) فتاویٰ شام ج ۲ ص ۵۱۹
- (۲۸) کفایت المفتی ج ۵ ص ۳۷۲
- (۲۹) امداد الاحکام ج ۱ ص ۴۶۰
- (۳۰) فتاویٰ محمودیہ ج ۸ ص ۶۷۵ اور ۶۹۰
- (۳۱) عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ج ۴ جزء ۸ ص ۱۳۴ دار الفکر
- (۳۲) بذل الجھود فی حل ابی داؤد ج ۲ ص ۲۰۳ معہد الخلیل

- (۲۲) فتاویٰ مفتی محمود ج ۳ ص ۶۹ اور ۷۲
- (۲۳) آپ کے مسائل اور ان کا حل ج ۲ ص ۳۸۲
- (۲۴) فتح القدر ج ۲ ص ۹۰
- (۲۵) محیط برہانی ج ۲ ص ۳۳۷
- (۲۶) خلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۲۲۷
- (۲۷) فتاویٰ شام ج ۲ ص ۵۱۹
- (۲۸) کفایت المفتی ج ۵ ص ۳۷۲
- (۲۹) امداد الاحکام ج ۱ ص ۴۶۰
- (۳۰) فتاویٰ محمودیہ ج ۸ ص ۶۷۵ اور ۶۹۰
- (۳۱) عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ج ۴ جزء ۸ ص ۱۳۴ دار الفکر
- (۳۲) بذل المجہود فی حل ابی داؤد ج ۲ ص ۲۰۳ معہ الخلیل

تعزیت اور تدفین کے بعد دعا

آج کل دیکھا گیا ہے کہ جب کسی کے یہاں میت ہوتی ہے اور لوگ تعزیت کے لئے آتے ہیں تو صرف تعزیتی کلمات کہہ کر رخصت ہو جاتے ہیں اور دعا نہیں کرتے جبکہ احادیث سے اس بات کا ثبوت ہوا ہے کہ تعزیت میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا جناب نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے اور سنت طریقہ ہے۔

اسی طرح قبرستان میں بھی ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کو بعض علماء کرام منع فرماتے ہیں تو واضح رہے کہ جناب

نبی کریم ﷺ نے بھی ہاتھ اٹھا کر قبرستان میں دعا فرمائی ہے،
اس لئے قبر پر ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا سنت طریقہ ہے۔

(۱) صحیح بخاری ج ۲ ص ۶۱۹

(۲) صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۰۱

(۳) فتح الباری ج ۱۲، ۴۳۱ (بیروت، دارالفکر)

(۴) فتاویٰ شام ج ۳ ص ۱۷۸، ۱۷۹

(۵) مسائل اربعین ص ۳۴

(۶) راہ سنت ص ۲۷۸

(۷) احسن الفتاویٰ ج ۴ ص ۲۳۴

ٹخنے ننگے رکھنے کا حکم

جناب نبی کریم ﷺ کے ارشاد کے مطابق مرد کے لئے ضروری ہے کہ اس کے پانچے ٹخنوں سے اوپر رہیں۔ اس مسئلہ میں احادیث مبارکہ کا ایک بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ایسی نماز جس میں نمازی کے پانچے ٹخنوں پر پڑے ہوئے تھے دوبارہ پڑھوائی۔ آج کل لوگ اس سلسلے میں بہت کوتاہی برتتے ہیں اور اپنے پانچے ٹخنوں پر رکھتے ہیں۔ مرد چاہے نماز میں ہو یا نماز سے باہر، بہر صورت مرد کے لئے لازم ہے کہ اس کے ٹخنے ننگے رہیں

(۱) بخاری ج ۲ ص ۸۶۱، ۸۶۰

- (۲) فتح الباری ج ۱۰ ص ۳۲۳، ۳۲۴
- (۳) فتح الباری ج ۱۰ ص ۳۱۳، ۳۱۵، ۳۱۶
- (۴) ابوداؤد ج ۲ ص ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶
- (۵) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۶ ص ۲۷، ۲۹
- (۶) دلیل الفالحین ج ۳ ص ۲۵۱
- (۷) بذل المجہود ج ۶ ص ۵۴۷
- (۸) مرقاۃ المفاتیح ج ۸ ص ۲۲۵
- (۹) اعلاء السنن ج ۷ ص ۳۶۶
- (۱۰) فتح الملہم ج ۲ ص ۱۴۶
- (۱۱) مصنف ابن ابی شیبہ ص ۷
- (۱۲) رد المحتار ج ۵ ص ۲۲۴
- (۱۳) عالمگیری ج ۵ ص ۳۳۳

دعا یا کسی بھی ورد و وظیفہ کو اولاً حمد و ثناء سے شروع کرنا چاہئے اس کے بعد درود شریف پڑھنا چاہئے

حدیث و آثار اور فقہ سے اس بات کی وضاحت ہو چکی ہے کہ کوئی بھی دعا یا دیگر اوراد و وظائف ہمیشہ اللہ رب العزت کی حمد و ثنا سے شروع ہوتے ہیں نہ کہ درود شریف سے، دورِ حاضر میں اکثر کتب میں یہ بات درج کی گئی ہے کہ اول و آخر درود پڑھیں۔ واضح رہے کہ یہ بات باطل ہے اور اس کی کوئی حقیقت نہیں، تمام اعمال میں اول اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء ہی ہے، جناب نبی کریم ﷺ کے ارشادِ گرامی کے مطابق درود شریف حمدِ باری تعالیٰ کے بعد ہے۔

(۱) ترمذی شریف ج ۱ ص ۱۳۰ ، ج ۲ ص ۱۸۶، ۱۸۵

(۲) سنن ابوداؤد ج ۱ ص ۲۱۸ رحمانیہ

(۳) معارف السنن ج ۳ ص ۱۲۵

(۴) کنز العمال ج ۲ ص ۷۳

(۵) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۷ ص ۲۴

(۶) مسند ابی یعلیٰ الموصلی ج ۱ ص ۴۲

(۷) فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ۶۸۱

(۸) احیاء العلوم الدین ج ۱ ص ۲۷۰

(۹) فضائل درود شریف ص ۱۳۰

(۱۰) کتاب الدعاء ج ۲ ص ۷۷۱

(۱۱) الاذکار ص ۱۲۵ (۱۲) تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۵۲۵

(۱۳) تفسیر روح المعانی ج ۱۱ جز ۲۲ ص ۳۵۲

مسجد میں اعلان گمشدگی کرنے

کا مسئلہ

مسجد میں کسی قسم کے گمشدگی کے اعلان کی اجازت نہیں ہے، کیونکہ حدیث شریف میں جناب نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ مسجد میں اعلان گمشدگی نہ کیا جائے اور اگر کوئی کرے تو اس کو وہ چیز کبھی بھی نہ ملے کیونکہ مسجد ان کاموں کے لئے نہیں بنی ہے، اتنی سخت وعید کے باوجود بعض مساجد میں اس قسم کے اعلان ہونا انتہائی افسوس اور شرم کا مقام ہے۔ صرف فوتگی یا جنازہ کے اعلان کی اجازت فقہاء کرام نے دی ہے وہ بھی اطلاع کی غرض سے۔

(۱) مشکوٰۃ باب المساجد ومواضع الصلوٰۃ ج ۱ ص ۶۸ قدیمی،

(۱) مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۲ (۲) ترمذی ج ۱ ص ۴۳

(۳) سنن نسائی ج ۱ ص ۸۳ (۴) ابوداؤد ج ۱ ص ۷۹

(۵) ابن ماجہ ص ۵۶ (۷) سنن الکبریٰ ج ۱ ص ۲۶۳

(۶) مصنف عبدالرزاق ج ۱ ص ۴۴۰

(۸) کوکب الدرر، ابواب الصلوٰۃ ج ۱ ص ۳۱۹

(۹) عرف الشذی ج ۱ ص ۸۰

(۱۰) معارف السنن ج ۳ ص ۳۱۳

(۱۱) فتاویٰ شامی ج ۱ ص ۴۷۳

(۱۲) فتاویٰ شامی ج ۲ ص ۵۲۳ رشیدیہ

(۱۳) حاشیہ طحاوی علی الدرج ۱ ص ۲۷۸

(۱۴) حلبی کبیر فصل فی احکام المسجد ص ۶۱۱

(۱۵) النہایۃ لابن الاثیر ج ۲ ص ۹۸

(۱۶) مجمع بحار الانوار ج ۳ ص ۴۱۲

(۱۷) فتاویٰ عالمگیری ج ۵ ص ۳۲۱

(۱۸) الحاوی للفتاویٰ ج ۱ ص ۸۸

(۱۹) فتاویٰ مفتی محمود ج ۱ ص ۴۱۷ سے ۴۲۰

(۲۰) فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۲۱۰

(۲۱) امداد الفتاویٰ ج ۲ ص ۷۱۰

انگوٹھی یا گھڑی بائیں ہاتھ میں

پہننا چاہئے

انگوٹھی یا گھڑی بائیں (اُلٹے) ہاتھ میں پہننا

چاہئے کیونکہ دائیں (سیدھے) ہاتھ میں پہننا روافض کی

علامت ہے۔ یہ مسئلہ انگوٹھی کا ہے اور گھڑی کو بھی اس پر ہی

قیاس کیا گیا ہے، اس میں احتیاط ضروری ہے۔

(۱) فتاویٰ شام ج ۲ ص ۵۹۶ (رشیدیہ ۱۲ جلد والی)

(۲) فتاویٰ عالمگیری ج ۵ ص ۳۳۶ (رشیدیہ)

مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھے ہوئے لوگوں کو سلام

مسجد میں جو لوگ نماز کے انتظار میں صفوف میں بیٹھے ہوئے ہوں تو مسجد میں داخل ہونے والا انہیں سلام نہیں کرے گا کیونکہ حدیث میں ہے کہ نماز کے انتظار میں بیٹھنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ وہ نماز میں ہوتا ہے اور نمازی کو سلام نہیں کیا جاتا اس لئے صفوف میں بیٹھے ہوئے لوگوں کو سلام

کرنا منع ہے اور اگر داخل ہونے والے نے سلام کیا تو یہ لوگ جو صفوں میں بیٹھے ہیں اُس کو سلام کا جواب نہیں دیں گے۔

(۱) فتاویٰ عالمگیری ج ۵ ص ۳۲۵

(۲) فتاویٰ شامی ج ۱ ص ۴۱۵

(۳) مرقات شرح مشکوٰۃ ج ۸ ص ۴۳۲

(۴) سنن الکبریٰ للبیہقی ج ۱ ص ۲۶۷

مسجد کو راستہ نہ بنایا جائے

مسجد کے آداب میں سے ہے کہ مسجد کو گزرگاہ نہ بنایا جائے۔ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ لوگ اس میں بداحتیاطی کرتے ہیں اور مسجد میں ایک جانب سے داخل ہوتے ہیں اور دوسری جانب سے نکل جاتے ہیں، ایسا کرنا حدیث میں بھی منع آیا ہے اور فقہاء کرام نے بھی اس کی ممانعت فرمائی ہے۔

(۱) بخاری شریف ج ۱ ص ۶۴

(۲) مرقاة شرح مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۴۹

- (۳) ابن ماجہ ص ۵۵
- (۴) اعلاء السنن ج ۵ ص ۱۵۸
- (۵) تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۲۹۴ (سورۃ نور آیت ۳۶)
- (۶) تفسیر روح المعانی ج ۱۸ ص ۵۰۱ (نور آیت ۳۶)
- (۷) تفسیر قرطبی ج ۱۲ ص ۲۷۲ (سورۃ نور آیت ۳۶)
- (۸) تفسیر الدر منثور ج ۵ ص ۹۲
- (۹) خلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۲۲۷
- (۱۰) فتاویٰ رحیمیہ جز ۹ ص ۸۱
- (۱۱) آپ کے مسائل اور ان کا حل ج ۴ ص ۲۶۶
- (۱۲) حلبی کبیر ص ۶۱۰، ۶۱۱
- (۱۳) الاشباہ والنظائر ج ۲ ص ۲۳۴، القول فی احکام المساجد

مغرب کی نماز اور اذان میں وقفہ

منع ہے

آج کل ہماری چند مساجد میں دیکھنے میں آیا ہے کہ مغرب کی اذان ہو جانے کے بعد فوراً جماعت نہیں کھڑی کرتے بلکہ وقفہ دیتے ہیں اور بعض مساجد میں تو یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ وہاں لکھ کر لگایا گیا ہے کہ اذان کے دو یا تین منٹ بعد جماعت کھڑی کی جائے گی، واضح رہے کہ یہ شریعتِ محمدی اور جنابِ نبی کریم ﷺ کی تعلیمات سے

بغاوت ہے، پورے اسلام میں ایک موقع یا ایک روایت بھی ایسی نہیں ملتی جس میں اس قسم کے کسی وقفے کا ذکر ہو۔

(۱) ترمذی ج ۱ ص ۴۸

(۲) البحر الرائق ج ۱ ص ۲۷۵

(۳) حلبي کبير ص ۳۷۶، ۳۷۷

(۴) معارف السنن ج ۲ ص ۱۹۶

(۵) در مختار شرح تنوير الابصار ص ۳۶۹

(۶) فتاویٰ شامی ج ۱ ص ۳۶۸

(۷) امداد الفتاویٰ ج ۱ ص ۱۰۳، ۱۰۴

**عمرہ کے موقع پر مسجد عائشہ (تنعیم)
سے احرام باندھ کر عمرہ کرنا افضل
اور محبوب عمرہ ہے**

واضح رہے کہ فقہ واجتہاد کے ائمہ کرام نے تنعیم
کے عمرہ کو افضل عمرہ کہا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے باب
قائم کیا

(۱) ”باب عمرة التنعيم“، (بخاری ج ۱ ص ۲۳۹)

امام ترمذی رحمہ اللہ نے باب قائم کیا

(۲) ”باب ما جاء في العمرة من التنعيم“

(ترمذی ج ۱ ص ۱۸۶)

(۳) صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۸۶

(۴) سنن ابوداؤد ج ۱ ص ۲۷۵

(۵) سنن نسائی ج ۲ ص ۱۴، ۱۵

(۶) سنن ابن ماجہ ص ۵۱

شیخ الحدید، حضرت مولانا محمد زکریا صاحب

محدث سہانپوری رحمہ اللہ نے ”اوجز المسالک“ میں

لکھا ہے کہ حضرات امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام مالک رحمہ

اللہ اپنے لوگوں کو نصیحت کرتے تھے کہ تنعمیم کا عمرہ ضرور کرنا

تا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اتباع ہو اور ان کے

آثار صالحہ زندہ تابندہ رہیں۔

(اوجز المسالک ج ۷ ص ۳۵، ۳۶)

فقہ حنفی میں نوافل کی جماعت منع ہے

فقہ حنفی میں نوافل کی جماعت کو منع کیا گیا ہے، اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ لوگ رمضان کی تاک راتوں میں صلوٰۃ التسبیح جماعت سے پڑھتے ہیں واضح رہے کہ اول تو صلوٰۃ التسبیح کی روایت کو فقہاء کرام نے موضوع یعنی جھوٹا کہا ہے (الموسوعة الفقهية ج ۲۷ ص ۱۵۱)، آئمہ مجتہدین میں سے تین بڑے امام اعظم امام ابوحنیفہ، امام مالک اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ دوسری بات یہ کہ اس کو جماعت سے پڑھنا یعنی نفل جماعت سے پڑھنا قطعاً ثابت نہیں۔

- (۱) فتاویٰ شام ج ۲ ص ۶۰۴
- (۲) مجمع الانہر ج ۱ ص ۲۰۴
- (۳) البحر الرائق ج ۲ ص ۱۲۳
- (۴) فتح القدير ج ۱ ص ۴۰۹
- (۵) المحيط البرہانی ج ۱ ص ۵۰۲
- (۶) فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۴ ص ۱۷۰
- (۷) فتاویٰ محمودیہ ج ۷ ص ۲۴۱ تا ۲۴۸
- (۸) فتاویٰ رحیمیہ ج ۵ ص ۲۱۸
- (۹) الموسوعة الفقہیة ج ۲ ص ۱۶۹

مردوں کے لئے ہنرے کیٹے کا استعمال منع ہے

فقہاء کرام نے مردوں کے لئے ہرے کیٹے کے استعمال کو مکروہ کہا ہے اور بعض روایت میں تو ہرے کیٹوں کے استعمال پر سخت وعیدیں آئیں ہیں، وہ چاہے قمیص شلوار ہو، رومال ہو یا پھر پگڑی یہ تمام چیزیں ہرے رنگ میں مردوں کے لئے منع ہے۔ ملاحظہ فرمائیں

(۱) فتاویٰ شام ج ۹ ص ۵۹۱ (۲) تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۴۱۴

(۳) الحاوی للفتاویٰ ج ۲ ص ۳۲ (۴) فتاویٰ حدیثیہ ۲۲۵



www.ahsanulloom.com